اُتکل دِوس

محمد مطیع اللہ نازشؔ

اڑیشا ہندوستان کا وہ صوبہ ہے جہاں کے زیادہ تر لوگ اڑیا زبان بولتے ہیں۔اڑیشا کا پرانا نام'' کلِنگا'' اور''اُتکل'' ہے۔یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو اڑیشا ایک مستقل صوبہ کے طور پر برطانوی حکمرانوں کے ذریعہ منظور ہوا۔اڑیشا کی تاریخ میں یہ دن ایک یادگار دن ہے۔ہر سال پورے اڑیشا میں یکم اپریل کو''اُتکل دِوس'' کے طور پر دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔

اُتکل کا نام قابل فخر اس لیے ہے کہ ہندوستان کی پرانی مذہبی کتابوں میں اُتکل کا ذکر آیا ہے۔مہابھارت میں بیان کیا گیا ہے کہ کلنگا کے لوگ بڑے ہی ہمت والے، بہادر اور نڈر تھے۔ تاریخ کے مطالعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ایک زمانے میں گنگا سے لے کر گودابری تک اڑیشا کی سرحدیں پھیلی ہوئی تھیں۔اسی لیے بہادری، شجاعت، تہذیب و ثقافت اور سفارت وتجارت کے میدان میں اتکل کے باشندوں کے کارنامے ہندوؤں کی پرانی مذہبی کتابوں میں لکھے گیے ہیں۔

اڈیشا پر باہر سے آئے حکمرانوں کا قبضہ زمانۂ دراز تک رہا۔ افغانوں، مغلوں، مرہٹوں اور انگریزوں کے حملوں کی وجہ سے اڈیشا اپنی الگ تھلگ پہچان کھو بیٹھا تھا۔ اس دوران اڈیشا کے باشندوں کو اکثر ظلم کا شکار ہونا پڑا ہے۔ انگریزوں کی سیاسی پالیسی کے نتیجے میں اڈیشا پردیش کی اپنی خصوصیت، یکسر ختم ہو کر رہ گئی۔ کیوں کہ برطانوی حکومت کی شاطرانہ پالیسی یہ تھی کہ جو کمزور ہوں انھیں دباؤ، جو طاقتور ہوں ان سے ہاتھ ملاؤ۔ دو اقوام اور دو پردیش کے لوگوں کے درمیان بھید بھاؤ پیدا کرو، لڑاؤ اور راج کرو، یہی وجہ تھی کہ انگریزوں نے اڈیشا کے کافی لمبے چوڑے علاقے، قصبات اور شہروں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مختلف آس پاس کے صوبہ جات میں شامل کر دیا۔ جو اڈیشا کے باشندوں کے ساتھ بڑی ناانصافی اور ظلم ہے۔ ہم اڈیشا والوں کے تغافل، کاہلی، یکجہتی اور دوراندیشی کی کمی کے سبب ہمیں یہ دن دیکھنا پڑا۔ ان ہی باتوں کو ۱۹۰۷ء میں لندن میں مدھوسدن داس نے برطانوی پارلیامنٹ کے ممبروں اور ہندوستان کے سیکریٹری جنرل کے سامنے مربوط، مدلل ٹھوس اور وضاحت سے رکھی تھیں۔ جب کہیں انہیں اڈیشا کے حالات کا صحیح علم ہوا۔

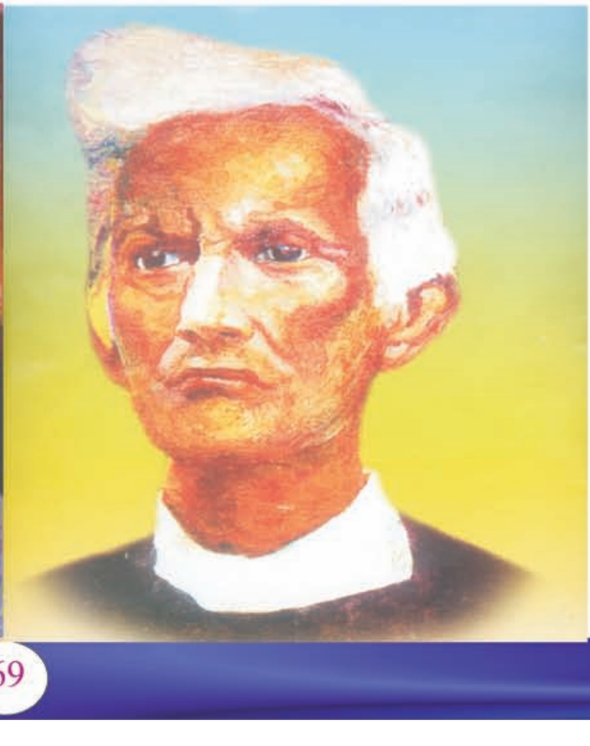

فخرِ اڈیشا مدھوسدن داس نے اتکل سمیلن قائم کر کے اڈیشا کے لوگوں کو ایک محاذ پر اکٹھا کیا۔ مستقل اڈیشا قیام کی جد و جہد شروع کی۔ اس سمیلن کے ذریعے مستقل اڈیشا پردیش قیام کی تحریک شروع ہوئی۔ اس تحریک میں اڈیشا کی عظیم ہستیوں نے شرکت کرنی شروع کی۔ ان میں قابل ذکر ہستیوں کے نام یہ ہیں: کرشن چندر گجپتی، ہری ہر مردراج، رام چندر مردراج، بیکنٹھ ناتھ دے، چندر شیکھر بہرا، گوری شنکر رائے، فقیر موہن سیناپتی۔ پنڈت گودابرش مشرا، ہرے کرشن مہتاب اور جگ بندھو سنگھ وغیرہ۔ ان کے علاوہ دیگر بہت سے حضرات نے بھی اپنے جان و مال کی بے حد قربانیاں دی ہیں۔ اڈیشا پردیش کے قیام میں ان کے کردار کو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔

اُتکل دِوس اڈیشا کے لوگوں کے لیے ایک یادگار اور فخر کا دن ہے۔ اڈیشا سرکار نے بھی اپریل کی پہلی تاریخ کو چھٹی کا دن قرار دیا ہے۔ اس دن سرکاری اور غیر سرکاری اداروں اور عوام کے ذریعہ جلسے جلوس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ آزاد اڈیشا کی تشکیل میں جن لوگوں نے قربانیاں دی ہیں ان کو یاد کیا جاتا ہے۔ اڈیشا کے تمام اسکولوں، کالجوں اور مدرسوں میں بھی اُتکل دِوس کا جلسہ بڑے اہتمام سے منعقد کیا جاتا ہے۔ سرکاری طور پر اڈیشا کی راجدھانی بھوبنیشور میں شاندار طریقے سے اُتکل دِوس کا جشن منایا جاتا ہے۔

اُتکل دِوس اڈیشا کے ہر ایک باشندے کے لیے احساس خودداری اور خوشی کا دن ہے۔ اتکل دِوس کا دن اڈیشا کی ترقی کے لیے عہد و پیمان کا ہمیں تلقین کرتا ہے۔ مگر ابھی بھی پورے طور پر مکمل اڈیشا پردیش کا قیام عمل میں نہیں آیا ہے۔ اڑیا بولنے والوں کا بہت سارا علاقہ پڑوسی صوبوں میں شامل ہے اور برابر اس بات کی کوشش جاری ہے کہ قدیم اڈیشا کے وہ علاقے صوبۂ اڈیشا کے ساتھ ضم کر دیے جائیں۔ ''شرِ ئی کلا، کھرسوان'' کو اڈیشا میں شامل کرنے کی جدوجہد ابھی بھی جاری ہے۔ ہم اڈیشا والوں کے لیے یہ ایک زبردست چنوتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایک آواز، ایک دل وجان ہو کر ان پچھڑے علاقوں کو اڈیشا میں شامل کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔

بچو! تم نے اُتکل دِوس کے بارے میں پڑھا اور اس کی اہمیت سے واقفیت حاصل کی۔ ترقی یافتہ مضبوط اڈیشا اور خوش حال اڈیشا کی جدوجہد جاری رکھنا اور آئندہ دنوں میں اس کو ہندوستاں کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ صوبہ بنانے کا عہد کرنا۔

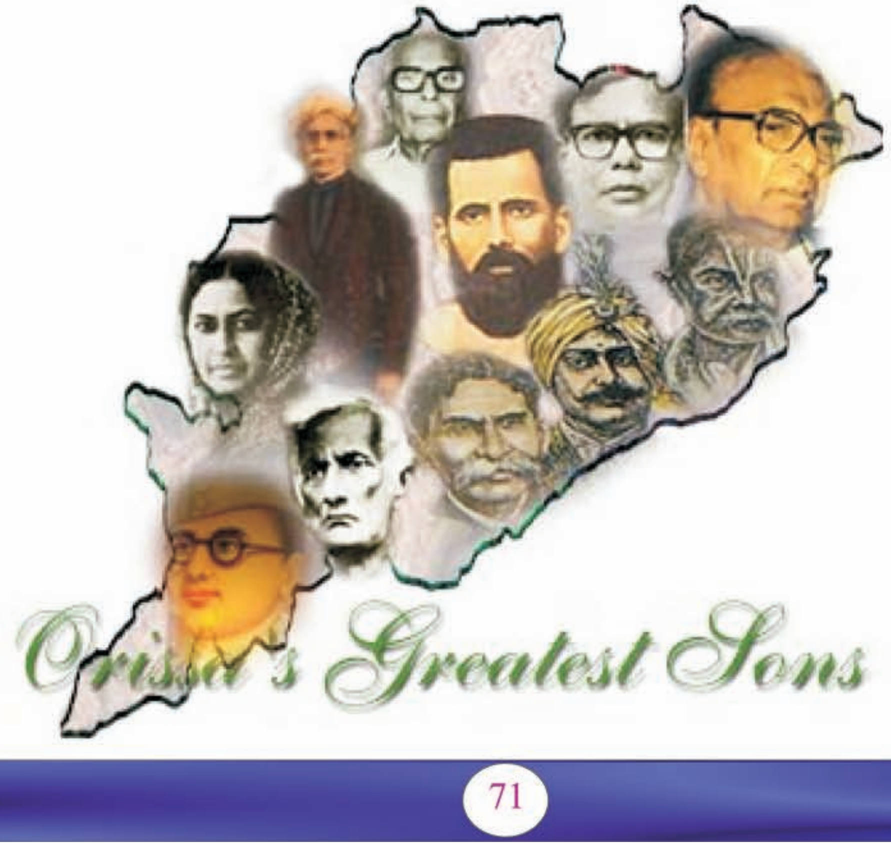

پڑھیے اور سمجھیے:

مستقل	: مضبوط، اٹل	عظیم	: بڑا، بزرگ
شجاعت	: بہادری، دلیری	عہد و پیمان	: اقرار، قول وقرار
ثقافت	: تہذیب، کلچر	سفارت	: سفیر کا عہدہ
شاطرانہ	: چالاکی	کاہلی	: سستی
تغافل	: جان بوجھ کر غفلت کرنا	مربوط	: بندھا ہوا، وابستہ
مدلل	: معقول۔ٹھیک، درست، دلیل سے ثابت کیا ہوا		
وضاحت	: واضح کرنا، تشریح کرنا		
محاذ	: لڑائی کی جگہ، سامنے، مقابل		
جدوجہد	: کوشش، دوڑ دھوپ		
تحریک	: ہلانا، حرکت جنبش		

سوچیے اور بتائیے:

۱۔اڈیشا کا پرانا نام کیا ہے؟

۲۔اڈیشا کب ایک مستقل صوبہ بنا؟

۳۔کلِنگا کے لوگ کیسے تھے؟

۴۔ پرانے زمانے میں اڈیشا کی سرحدیں کہاں تک پھیلی ہوئی تھی؟

۵۔برطانوی حکومت کی شاطرانہ پالیسی کیا تھی؟

۶۔''اُتکل سمیلن'' کس نے قائم کی؟

۷۔اُتکل دِوس اڈیشا کے باشندوں کے لیے کیا پیغام دیتا ہے؟

جملے بنائیے:

قبضہ۔مطالعہ۔تہذیب۔تحریک۔واقفیت

''اُتکل دِوس'' پر دس جملوں میں ایک مضمون لکھئے۔

خالی جگہوں کو پر کیجئے:

''اُتکل دِوس'' ....کے لوگوں کے لیے ایک ......اور...کا دن ہے۔اڈیشا سرکار نے بھی......کی پہلی تاریخ کو......کا دن قرار دیا ہے۔

یاد کیجیے:

لفظ: جو آواز زباں سے نکلتی ہے اسے لفظ کہتے ہیں۔

جملہ: پوری بات کو کہتے ہیں اور یہ لفظوں کے میل سے بنتا ہے۔

جیسے: تم پڑھو۔خدا ایک ہے۔۔اس سبق میں سے دو جملے لکھیے۔

معنی دار الفاظ کو موضوع اور کلمہ بھی کہتے ہیں اور بے معنی ''لفظ'' کو مہمل کہتے ہیں جیسے کرسی ورسی۔چاند واند۔میز ویز۔اس میں کرسی، چاند اور میز موضوع ہیں۔ورسی۔واند۔اور ویز مہمل ہیں۔

حضرت رابعہ بصری

سید عطا محی الدین

اللہ کی معرفت اور اس کا قرب جس طرح مردوں نے حاصل کیا اور درجۂ ولایت سے سرفراز ہوئے اسی طرح عورتوں نے بھی اپنی نیک سیرت، پاک طینت، صبر وقناعت، عبادت و ریاضت سے اللہ کا قرب حاصل کیا۔ایسی بابرکت خواتین میں حضرت رابعہ بصری کا نام ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔آپ اللہ کی نیک بندی، عارفہ اور زاہدہ تھیں۔آپ کی زندگی ہمارے لئے مشعلِ راہ اور نمونۂ حیات تھی۔

پنج وقتہ نماز کے علاوہ نوافل کی کثرت آپ کی عادتِ کریمہ تھی۔آپ قرآن پاک تلاوت فرماتیں اور تسبیح وتحلیل میں آپ کے اوقات گذرتے تھے۔آپ کی عبادت کی ایک خاصیت تھی کہ آپ کا ہر عمل خالص رضاءِ الٰہی کے لیے ہوتا تھا۔اور ریاکاری سے پاک تھا۔آپ کی عبادت میں نہ عذابِ نار کا خوف ہوتا اور نہ جنت حاصل کرنے کا حرص۔ بلکہ صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے خود کو عبادت و ریاضت میں مشغول رکھتی تھیں۔

ایک بار آپ ایک ہاتھ میں آگ اور دوسرے ہاتھ میں پانی لے کر دوڑنے لگیں۔آپ کے اس انوکھے انداز کو دیکھ کر حضرت ابراھیم بن ادھم نے پوچھا،"اے رابعہ! تم یہ آگ اور پانی لے کر کہاں جارہی ہو؟"